© rasailojaraid.com

اقبال اور قرآن

ڈاکٹر اقبال حسین قریشی گورنمنٹ کالج - لائل پور

اقبال کے کلام سے اقبال کی قرآن فہمی کا ثبوت قدم قدم پر ملتا ہے۔ انھوں نے ابتدا ہی سے قرآن کو اپنی فکر و فہم کا محور و مرکز بنا لیا تھا۔ سب جانتے ہیں کہ اقبال کی پرورش و تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی۔ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ قرآن کا ذوق ان میں شروع ہی سے پیدا ہو گیا تھا۔ آج اقبال کے کلام کے کسی مجموعے کو اٹھا لیجیے ممکن نہیں کہ قرآنی حوالے اس میں موجود نہ ہوں اور یہ قرآنی حوالے اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ اقبال کے نظامِ فکر میں قرآن کو مرکزی و بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے جو نظامِ فکر مرتب و مدون کیا وہ قرآنی نظامِ فکر تھا جس کی زمانے کو ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔ یہ قرآن ہی کا فیضان تھا جس نے بہت جلد انہیں اس نتیجے پر پہنچا دیا تھا کہ بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح کا واحد ذریعہ قرآن ہے۔ یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اقبال قرآنی نظامِ فکر کے یہ معنی ہرگز نہ لیتے تھے جو آج اقبال سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ اُن کی قرآن فہمی دراصل سنتِ رسول کی تابع ہے۔ وہ قرآن کے وہی معنی معتبر و مستند خیال کرتے تھے جو اجماعِ اُمت کی سند حاصل کر چکے ہوں۔

اس مقالے میں اقبال کی کتابوں کی ترتیب تاریخی رکھی گئی ہے۔ مثلاً اسرارِ خودی کو سب سے پہلے رکھا گیا ہے۔ اگرچہ بانگِ درا میں اسرار سے بہت پہلے کی نظمیں اور غزلیں شامل ہیں لیکن چونکہ بانگِ درا پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی اس لئے اسے اسرار کے بعد رکھا گیا۔ تاریخی ترتیب کے علاوہ ہر کتاب کے ساتھ اس کا سالِ طباعت بھی دے دیا گیا ہے۔ مقالے کی تحریر میں اقبال کی کتابوں کے وہ نسخے پیشِ نظر رہے ہیں جو لاہور سے شائع ہوئے ہیں۔ قرآنی حوالوں میں ترجمہ مولانا فتح محمد خاں جالندھری کا ملے گا۔ اس لئے کہ اس کے ترجمے کو صحت اور سلاست کے اعتبار سے ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقبال کے قرآنی حوالوں کے سلسلہ میں دو باتیں قابلِ غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض اشعار میں اقبال نے کسی قرآنی آیت کے ٹکڑے کا حوالہ دے دیا ہے اور کہیں کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ صرف قرآنی مطالب کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس قسم کے اشعار ایک دو نہیں متعدد ہیں۔ جہاں تک ذہنِ نارسا کی رسائی ہوئی ہے ان تمام لطیف اشاروں کو جو قرآنی تلمیحات کے ذیل میں آتے ہیں، درج کر دیا گیا ہے۔

آنکہ بر اعدا درِ رحمت گشاد — مکہ را پیغامِ لا تثریب داد (اسرارِ خودی ص ۱۲ طبع سوم ۱۹۴۸ء)

یہاں قرآنِ عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ یہی الفاظ (لا تثریب) فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم صلعم نے کفارِ مکہ سے مخاطب ہو کر فرمائے تھے۔

قال لا تثریب علیکم الیوم ط یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ ۱۲/ ۹۲

(یوسف نے) کہا کہ آج کے دن (سے) تم پر کچھ عتاب (ملامت) نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا — شرحِ انی جاعل سازد ترا (اسرار ص ۲۳)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک ط قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ ۲/ ۳۰

اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انھوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (خدا نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں ج

نعرہ زد اے قوم کذاب اشر — بے خبر از یومِ نحس مستمر (اسرار ص ۳۱)

اس شعر میں قرآنِ عزیز کی حسبِ ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ء انقی الذکر علیہ من بیننا بل — کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ھو کذاب اشرۃ سیعلمون غداً	بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے۔ ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا
من الکذاب الاشر۔ ۲۶-۲۵/۵۴	کہ کون جھوٹا خود پسند ہے۔
انا ارسلنا علیھم ریحاً صرصراً	ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی
فی یوم نحس مستمر۔ ۱۹/۵۴	چلائی۔

توہم از بارِ فرائض سرِ متاب | برخوری از عندہٗ حسن المآب (اسرار ص ۴۵)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے

زین للناس حب الشھوات	لوگوں کو انکی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور
من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ	سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے
من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ	گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی
والانعام والحرث ۰ ذالک متاع الحیوٰۃ	ہیں (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے
الدنیا واللہ عندہٗ حسن المآب۔ ۱۴/۳	پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔

می کند از ما سوا قطعِ نظر | می نہد ساطور بر حلقِ پسر (اسرار ص ۴۷)

اس شعر میں قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فلما بلغ معہ السعی قال یٰبنی	جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہونچا تو ابراہیم
انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر	نے کہا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح
ماذا تریٰ ۰ قال یٰابت افعل ما	کر رہا ہوں۔ تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا
تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من	کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے۔ خدا نے چاہا تو آپ
الصٰبرین ۰ فلما اسلما وتلہٗ	مجھے صابروں میں پائیے گا۔ جب دونوں نے حکم مان لیا
للجبین ۰ ونادینٰہ ان یٰابراھیم ۰	اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا
قد صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی	کہ اے ابراہیم تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں
المحسنین ۰ ان ھذا لھو البلٰؤا المبین ۰	کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلا شبہ یہ صریح آزمائش تھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وفدینٰہ بذبح عظیم ۰ ۳۷/ ۱۰۲-۱۰۷ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اُن کا فدیہ دیا۔

درکفِ مسلم مثالِ خنجراست قاتلِ فحشی وبغی منکر است (اسرار ص ۴۷)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو نماز کی مدح میں وارد ہوئی ہے۔

اتل ما اوحی الیک من الکتٰب	(اے محمدؐ! یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو
واقم الصلوٰۃ ۰ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن	پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی
الفحشآء والمنکر ولذکر اللہ اکبر ط	اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے
واللہ یعلم ما تصنعون ۰ ۲۹/ ۴۵	اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے۔

دل ز حتیٰ تنفقوا محکم کند زر فزاید الفتِ زر کم کند (اسرار ص ۴۸)

اس شعر کے مصرع اولیٰ میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما	(مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں
تحبون ۵ وما تنفقوا من شیء فان اللہ	(راہِ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے
بہ علیم ۵ ۳/ ۹۲	اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

مدعائے علّم الاسما ستے سرِ سبحان الذی اسرا ستے (اسرار ص ۵۰)

اس شعر کے مصرع اولیٰ اور مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وعلم آدم الاسمآء کلھا ثم	اور اس نے آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے پھر ان کو
عرضھم علی الملٰئکۃ فقال انبئونی	فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر سچے ہو تو مجھے ان کے
باسمآء ھٰؤلاء ان کنتم صٰدقین ۵	نام بتاؤ۔ انھوں نے کہا تو پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے
قالوا سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا	اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے بے شک تو دانا
انک انت العلیم الحکیم ۔ ۲/ ۳۱-۳۲	(اور) حکمت والا ہے۔

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حوله لنریه من اٰیٰتنا ط انه هو السمیع البصیر ۔ ۱/۱۷

(یعنی خانۂ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، لے گیا۔ تاکہ ہم اسے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے

خشک سازد ہیبت او نیل را ‌ ‌ می برد از مصر اسرائیل را ‌ ‌ (اسرار ص ۵۰)

اقبال نے شہرتِ عام کی بنا پر یہاں دریائے نیل کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ جس دریا سے حضرت موسیٰؑ گزرے اور جس میں فرعون غرق ہوا وہ بحر احمر تھا نہ کہ دریائے نیل۔ اس میں قرآن حکیم کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فلما ترآء الجمعٰن قال اصحٰب موسیٰ انا لمدرکون ۃ قال کلا ان معی ربی سیهدین ۃ فاوحینآ الی موسیٰ ان اضرب بعصاك البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم ۃ وازلفنا ثم الاٰخرین ۃ وانجینا موسیٰ ومن معه اجمعین ۃ ثم اغرقنا الاٰخرین ۔ ۲۶/۶۱-۶۶

جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے گئے۔ موسیٰؑ نے کہا ہرگز نہیں، میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتائے گا۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہوگیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے)، اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کردیا اور موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کو (تو) بچالیا، پھر دوسروں کو ڈبو دیا۔

خیمہ در میدان الااللہ زدست ‌ ‌ در جہاں شاہد علی الناس آمدست ‌ ‌ (اسرار ص ۷۰)

مصرع ثانی کا مفہوم قرآن حکیم کی اس آیت کے ٹکڑے سے ماخوذ ہے۔

وکذٰلك جعلنٰکم امة وسطًا لتکونوا شهدآء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا ط ۲/۱۴۳

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزماں) تم پر گواہ بنیں۔

اہلِ حق را رمزِ توحید از بر است ‌ ‌ در آتی الرحمٰن عبدا مضمر است ‌ ‌ (رموز بیخودی ص ۱۰۵ طبع سوم ۱۹۴۸ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن عبداً ۰ ۱۹/۹۳

تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے روبرو بندے ہو کر آئیں گے۔

ما مسلمانیم و اولاد خلیل — از ابیکم گیر اگر خواہی دلیل (رموز ص ۱۰۷)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کے "ٹکڑے" کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ط ملة ابیکم ابراھیم ۔ ۲۲/۷۸

اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی (اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا)

مرگ را ساماں ز قطع آرزوست — زندگانی محکم از لاتقنطوا ست (رموز ص ۱۰۸)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ ۰ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً ۰ انه ھو الغفور الرحیم ۰ ۳۹/۵۳

(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہدو کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اے کہ در زندان غم باشی اسیر — از نبی تعلیم لاتحزن بگیر (رموز ص ۱۰۹)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینته علیه وایدہ بجنود لم تروھا وجعل

اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو خدا ان کا مددگار ہے (وہ وقت تم کو یاد نہ ہوگا) جب ان کو کافروں نے گھر سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كلمة الذين كفروا السفلى ط
وكلمة الله هي العليا ط
والله عزيز حكيم -
۹/۴۰

ساتھ ہے۔ تو خدا نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے
لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں
کی بات کو پست کر دیا اور بات تو خدا ہی کی بلند ہے اور خدا
زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

قوتِ ایماں حیات افزایدت — وِردِ لاخوف علیہم بایدت (رموز ص ۱۰۹)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد آیات میں بھی اس سے ملتے ہوئے الفاظ اور مفہوم موجود ہے۔

بلى من اسلم وجهه لله
وهو محسن فله اجره عند ربه
ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون -
۲/۱۱۲

ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے (یعنی ایمان لے
آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے
پاس ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا
خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

جوئے اشک از چشمِ بیخوابش چکید — تا پیامِ طہرا بیتی شنید (رموز ص ۱۱۵)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے۔

واذ جعلنا البيت مثابة
للناس وامنا واتخذوا من
مقام ابراهيم مصلى ط وعهدنا
الى ابراهيم واسمعيل ان طهرا
بيتي للطائفين والعاكفين والركع
السجود ۲/۱۲۵

اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور
امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم
کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو اور ابراہیم اور اسمٰعیل
کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع
کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک
صاف رکھا کرو۔

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد — بر رسول ما رسالت ختم کرد (رموز ص ۱۱۸)

اس شعر میں قرآن حکیم کی ان آیات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اليوم اكملت لكم دينكم	(اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور
واتممت عليكم نعمتي ورضيت	اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام
لكم الاسلام دينا۔ ۳/۵	کو دین پسند کیا۔
ما كان محمد ابا احد من رجالكم	محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں
ولكن رسول الله وخاتم النبيين ط	بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس
وكان الله بكل شئ عليما۔ ۴۰/۳۳	کو ختم کر دینے والے) ہیں۔

کُل مومن اخوۃٌ اندر دلش — حریت سرمایۂ آب و گلش (رموز ص ۱۲۱)

اس شعر میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے

انما المؤمنون اخوة فاصلحوا	مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو
بين اخويكم واتقوا الله لعلكم	بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ
ترحمون۔ ۱۰/۴۹	تم پر رحمت کی جائے۔

آنکہ در قرآن خدا او را ستود — آنکہ حفظ جان او موعود بود (رموز ص ۱۳۱)

یہاں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اقبال نے اس آیۂ کریمہ کے نزول کو واقعۂ ہجرت سے مقدم سمجھا ہے حالانکہ یہ ہجرت کے بعد جنگِ بدر کے موقع پر نازل ہوئی ہے۔

يا ايها الرسول بلغ ما انزل	اے پیغمبر جو ارشادات خدا کی طرف سے تم پر نازل
اليك من ربك ط وان لم تفعل فما	ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہونچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو تم
بلغت رسالته ط والله يعصمك من	خدا کے پیغام پہونچانے میں قاصر رہے (یعنی پیغمبری کا فرض
الناس ط ان الله لا يهدي القوم	ادا نہ کیا) اور خدا تم کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ بے شک
الكفرين۔ ۶۷/۵	خدا منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

من شنیدستم ز نباضِ حیات — اختلافِ تست مقراضِ حیات (رموز ص ۱۴۵)

مصرعِ ثانی کا مضمون قرآن عزیز کی اس آیت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com

واطیعوا اللہ ورسولہ و لا — اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا

تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم — نہ کرنا کہ (ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤگے اور تمہارا اقبال

واصبروا ان اللہ مع الصٰبرین ۸/۴۶ — جاتا رہیگا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنیوالوں کا مددگار ہے۔

ما ہمہ خاک و دل آگاہ اوست — اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست (رموز ص ۱۴۵)

اس شعر میں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا — اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی مضبوط پکڑے رہنا

تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم — اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک

اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم — دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت

فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی — ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور

شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا — تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے

کذالک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم — تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول

تہتدون ۳/۱۰۳ — کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

پوشش عریانی مرداں زن است — حسن دلجو عشق را پیراہن است (رموز ص ۱۴۳)

اس شعر میں قرآن حکیم کی آیت کے حسب ذیل ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن ۲/۱۸۷ — وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔

دیدۂ اے خسرو کیواں جناب — آفتاب ما توارت بالحجاب (پیام مشرق ص ۹۵ طبع پنجم ۱۹۵۶ء)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اذ عرض علیہ بالعشی الصٰفنٰت — جب ان کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کئے گئے

الجیاد ۵ فقال انی احببت حب الخیر — تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل

عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب۔ — ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب)

۳۸/ ۳۱-۳۲ — پردے میں چھپ گیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گرچہ عین ذات را بے پردہ دید — ربِّ زدنی از زبانِ او چکید (پیام مشرق ص ۱۰۶)

ربِّ زدنی کی ترکیب قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔

فتعالی اللہ الملک الحق ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ وقل رب زدنی علما۔ ۲۰/۱۱۴

تو خدا جو سچا بادشاہ ہے عالی قدر ہے اور قرآن کی وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے قرآن کے (پڑھنے کے) لئے جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرو کہ میرا پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔

میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تو نے — بار جو مجھ سے نہ اٹھا وہ اٹھایا تو نے

(بانگ درا ص ۶۴ طبع یازدہم)

یہاں بزعم قدرت انسان سے مخاطب ہے اور قرآن عزیز کی حسب ذیل آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا ۳۳/۷۲

ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا — یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو (بانگ درا ص ۷۰)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن کریم کی حسب ذیل آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ آیۂ کریمہ میں فرقہ آرائی کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے۔

وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین ۔ فازلہما الشیطن عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ ۲/۳۵-۳۶

اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش و نشاط) میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا کیا فلک کو سفر چھوڑ کر زمیں میں نے (بانگ درا ص ۸۰)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى	اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو
ابن مريم رسول الله وما قتلوه	خدا کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (خدا نے ان کو ملعون
وما صلبوه ولكن شبه لهم ط	کر دیا) اور انھوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انھیں سولی پر
وان الذين اختلفوا فيه لفي شك	چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ
منه ط ما لهم به من علم الا اتباع	ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک
الظن ج وما قتلوه يقينا ۃ بل	میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا
رفعه الله اليه ط وكان الله عزيزا	مطلق علم نہیں اور انھوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا
حكيما - ۴/ ۱۵۷ - ۱۵۸	نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانہ کا ہوں میں مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیوں کر ہوا (بانگ درا ص ۱۰۲)

اس شعر کا مفہوم قرآن عزیز کی مندرجہ ذیل آیت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

ولقد كرمنا بني آدم وحملنهم	اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں
في البر والبحر ورزقنهم من الطيبت	سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی
وفضلنهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا - ۱۷/ ۷۰	مخلوقات پر فضیلت دی۔

نصیب خود ز بوئے پیرہن گیر بہ کنعاں نکہت از مصر و یمن گیر (زبور عجم ص ۱۱۲ طبع چہارم ۱۹۴۸ء)

اس شعر میں قرآن مجید کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اذهبوا بقميصي هذا فالقوه	یہ میرا کرتا لے جاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو
على وجه ابي يات بصيرا ج واتوني	وہ بینا ہو جائیں گے اور اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس
باهلكم اجمعين ۃ ولما فصلت العير	لے آؤ اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد
قال ابوهم اني لاجد ريح يوسف	کہنے لگے کہ اگر مجھ کو یہ نہ کہو کہ (بڈھا) بہک گیا ہے تو مجھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لولا ان تفندون ۝ قالوا تاللہ انك
لفی ضللك القدیم ۝ فلما ان جاء
البشیر القه علی وجهه فارتد
بصیرا ۚ قال الم اقل لکم انی اعلم
من اللہ مالا تعلمون ۝ ۱۲/۹۴-۹۶

یوسف کی بو آ رہی ہے۔ وہ بولے کہ واللہ آپ اسی
قدیم غلطی میں (مبتلا) ہیں۔ جب خوشخبری دینے والا
آ پہونچا تو کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا اور وہ بینا ہو گئے
(اور بیٹوں سے) کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں
خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

آبہ تسخیر اندر شان کیست؟ — ایں سپہر نیلگوں حیران کیست؟ (جاوید نامہ ص ۲ طبع دوم ۱۹۴۷ء)

اس شعر میں قرآن عزیز کی مندرجہ ذیل آیت کی طرف اشارہ ہے۔

وسخر لکم ما فی السموت وما
الارض جمیعا منه ط ان فی ذلك
لایت لقوم یتفکرون - ۱۳/۴۵

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم)
سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے
اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں۔

بندۂ مومن امین حق مالک است — غیر حق ہر شے کہ بینی ہالک است (جاوید نامہ ص ۹۰)

مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ولا تدع مع اللہ الها اخر
لا اله الا ھو کل شئ ھالك الا
وجهه له الحکم والیه ترجعون - ۲۸/۸۸

اور خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود (سمجھ کر) نہ پکارنا اس کے
سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات (پاک) کے سوا ہر چیز فنا ہونے
والی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

خدمت از رسم و رہ پیغمبری است — مزد خدمت خواستن سوداگری است (جاوید نامہ ص ۱۲۴)

اس شعر میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

وما اسئلکم علیه من اجر ان
اجری الا علی رب العلمین - ۲۶/۱۰۹

اور میں اس کام کا تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو
خدائے رب العالمین ہی پر ہے۔

ضمیر پاک و نگاہ بلند و مستیٔ شوق — نہ مال و دولت قارون نہ فکر افلاطون (بال جبریل ص ۴۴ طبع دوم ۱۹۴۱ء)

قارون کی دولت کا حال قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان قارون کان من قوم موسیٰ فبغیٰ علیھم وآتینٰہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوأ بالعصبۃ اولی القوۃ اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین۔ (۲۸/۷۶)

قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترائیے مت کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

معنیٔ جبریل زقرآن است و او — فطرۃ اللہ را نگہبان است او (پس چہ باید کرد صفحہ ۱۲ طبع سوم ۱۹۴۷ء)

"فطرۃ اللہ" یہ ترکیب قرآن حکیم کی حسب ذیل آیت سے ماخوذ ہے۔

فاقم وجھک للدین حنیفا ط فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا ط لا تبدیل لخلق اللہ ط ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون (۳۰/۳۰)

تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ہزار چشمے ترے سنگ راہ سے پھوٹے — خودی میں ڈوب کے ضرب کلیم پیدا کر (ضرب کلیم سرورق طبع ششم ۱۹۴۶ء)

اس شعر میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا ط قد علم کل اناس مشربھم ط کلوا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ (۲/۶۰)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ لاٹھی پتھر پر مارو (انھوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا (ہم نے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔

حق آں دہ کہ مسکین و اسیر است — فقیر و غیرت او دیر میر است (ارمغان حجاز ص ۴۳،

بروئے او در میخانہ بستند — دریں کشور مسلماں تشنہ میر است طبع سوم ۱۹۴۶ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"مسکین واسیر"۔ یہ ترکیب قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

ویطعمون الطعام علی حبہ — اور باوجودیکہ ان کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے

مسکینا ویتیما واسیرا۔ ۸/۷۶ — فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔

اقبال کی قرآنی تلمیحات میں ایک بات نمایاں طور پر یہ محسوس ہوئی کہ بیشتر وہ ان آیاتِ قرآنی سے لی گئی ہیں جن میں حق و باطل کی کشمکش، نفاق کی مذمت، اسلام کی حقانیت اور جدّوجہد کی تلقین کی گئی ہے۔ اقبال اسلامی اقدار کے بڑے مبلغ تھے۔ انھوں نے مادیت کے دور میں بھی قرآنی حقائق کو پیش کرنے میں ذرا جھجک محسوس نہ کی اور جس بات کو حق سمجھتے تھے اُسے بے کم و کاست بیان کردیا۔ اب اس کی بھی توفیق ذرا کم ہی ہوتی ہے!

اقبال کے یہاں چونکہ قرآنی نظامِ فکر کو ممتاز درجہ حاصل ہے، اس نظامِ فکر کو جس میں مادیت اور روحانیت کا حسین ترین امتزاج ہے جو ایں جہانی بھی ہے اور آں جہانی بھی۔ اس لئے وہ اس مغربی طرزِ فکر، طریق بود و ماند اور تہذیب و تمدن سے بیزار تھے جہاں مادیت کا غلبہ اور روحانیت کا فقدان ہے جس نے آج ہمارے ذہنوں کو ماؤف بلکہ ایمان کو متزلزل کردیا ہے۔

غیر ملکی ممبران ندوۃ المصنفین

اور

خریداران بُرہان سے ضروری گذارش

پاکستان اور دیگر ممالک کے ممبرانِ ادارہ کی خدمت میں پروفارما بل ارسال کیے جارہے ہیں۔ اُمید ہے، فوری توجہ فرماکر ممنون فرمائیں گے۔

نیازمند

(منیجر رسالہ بُرہان دہلی)

© rasailojaraid.com